احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 30 دسمبر 2009ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 30 دسمبر 2009ء 12 محرم 1431 ہجری 30 فتح 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 292

شہادت مقدر ہے

ایک صحابیہ حضرت ام ورقہؓ نے غزوہ بدر میں شمولیت کیلئے اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہ دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے شہادت مقدر کر رکھی ہے اور آپؐ ان کو شہیدہ کے لقب سے پکارتے رہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ان کی ایک لونڈی اور غلام نے ان کو شہید کر دیا اور وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

﴿مسند اسحاق بن راهویه جلداول ص235﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

100۔سوواں نشان- براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی ہے جو اُس کے صفحہ 241 میں درج ہے.......... (ترجمہ) خدا کے فضل سے نومیدمت ہو اور یہ بات سُن رکھ کہ خدا کا فضل قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک راہ سے تجھے پہنچے گی اور ہر ایک راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور اِس کثرت سے آئیں گے کہ وہ راہیں جن پر وہ چلیں گے عمیق ہو جائیں گی۔ خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ القا کریں گے مگر چاہیئے کہ تو خدا کے بندوں سے جو تیرے پاس آئیں گے بدخلقی نہ کرے اور چاہیئے کہ تو اُن کی کثرت دیکھ کر ملاقاتوں سے تھک نہ جائے۔ اس پیشگوئی کو آج تک پچیس برس گذر گئے جب یہ براہین احمدیہ میں شائع ہوئی تھی۔ اور یہ اُس زمانہ کی پیشگوئی ہے جبکہ میں زاویہ گمنامی میں پوشیدہ تھا اور ان سب میں سے جو آج میرے ساتھ ہیں مجھے کوئی بھی نہیں جانتا تھا اور میں اُن لوگوں میں سے نہیں تھا جن کا کسی وجاہت کی وجہ سے دنیا میں ذکر کیا جاتا ہے۔ غرض کچھ بھی نہیں تھا اور میں صرف ایک احد من الناس تھا اور محض گمنام تھا اور ایک فرد بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا مگر شاذ و نادر ایسے چند آدمی جو میرے خاندان سے پہلے ہی سے تعارف رکھتے تھے۔ اور یہ وہ واقعہ ہے کہ قادیان کے رہنے والوں میں سے کوئی بھی اس کے برخلاف شہادت نہیں دے سکتا۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے اپنے بندوں کو میری طرف رجوع دلایا اور فوج در فوج لوگ قادیان میں آئے اور آ رہے ہیں اور نقد اور جنس اور ہر ایک قسم کے تحائف اس کثرت سے لوگوں نے دیئے اور دے رہے ہیں جن کا میں شمار نہیں کر سکتا اور ہر چند (۔) کی طرف سے روکیں ہوئیں اور انہوں نے ناخنوں تک زور لگایا کہ رجوع خلائق نہ ہو (۔) لیکن وہ اپنی تمام کوششوں میں نامراد رہے اور انجام یہ ہوا کہ میری جماعت پنجاب کے تمام شہروں اور دیہات میں پھیل گئی اور ہندوستان میں بھی جابجا یہ تخم ریزی ہو گئی۔ بلکہ یورپ اور امریکہ کے بعض انگریز بھی مشرف (۔) ہو کر اس جماعت میں داخل ہوئے اور اس قدر فوج در فوج قادیان میں لوگ آئے کہ یکوں کی کثرت سے کئی جگہ سے قادیان کی سڑک ٹوٹ گئی اس پیشگوئی کو خوب سوچنا چاہئے اور خوب غور سے سوچنا چاہئے کہ اگر یہ خدا کی طرف سے پیشگوئی نہ ہوتی تو یہ طوفان مخالفت جو اُٹھا تھا اور تمام پنجاب اور ہندوستان کے لوگ مجھ سے ایسے بگڑ گئے تھے جو مجھے پیروں کے نیچے کچلنا چاہتے تھے ضرور تھا کہ وہ لوگ اپنی جان توڑ کوششوں میں کامیاب ہو جاتے اور مجھے تباہ کر دیتے لیکن وہ سب کے سب نامراد رہے اور میں جانتا ہوں کہ اُن کا اس قدر شور اور میرے تباہ کرنے کے لئے اس قدر کوشش اور یہ پُر زور طوفان جو میری مخالفت میں پیدا ہوا یہ اس لئے نہیں تھا کہ خدا نے میرے تباہ کرنے کا ارادہ کیا تھا بلکہ اس لئے تھا کہ تا خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوں اور تا خدائے قادر جو کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا اُن لوگوں کے مقابل پر اپنی طاقت اور قوت دکھلاوے اور اپنی قدرت کا نشان ظاہر کرے چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا۔ کون جانتا تھا اور کس کے علم میں یہ بات تھی کہ جب میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا۔ اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح شور بغاوت میرے اِس چھوٹے سے تخم پر پھر گیا پھر بھی میں اِن صدمات سے بچ جاؤں گا سو وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا بلکہ بڑھا اور پھولا اور آج وہ ایک بڑا درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کر رہا ہے یہ خدائی کام ہیں جن کے ادراک سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔ وہ کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔

﴿حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 261﴾

خطبات امام کی اہمیت

علمی معیار میں اضافہ کے لئے mta پر خلیفۂ وقت کے پروگرامز دیکھنا اور بالخصوص خطبات براہ راست سننا ضروری ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع فرماتے ہیں:

”آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 31 مئی 1991ء از الفضل 23 ستمبر 1991ء)

پس حضرت خلیفة المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات خود بھی سنیں اور بچوں کو بھی سنائیں۔ مجالس عرفان باقاعدہ بچوں کو سنوائی جائیں۔ ذیلی تنظیمیں اور امراء اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

﴿صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ﴾

مکرم نعمت اللہ قریشی صاحب

زبان کا درست استعمال نیک تربیت کا حصہ ہے

انسانی زبان، منہ میں گوشت پوست کا ایک ٹکڑا ہے۔ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ منہ سے یا زبان سے نکلی بات اور کمان سے نکلا ہوا تیر یا بندوق سے نکلی گولی واپس نہیں آتی۔ جس سے معلوم ہوا کہ زبان کا درست استعمال کتنا ضروری ہے۔ انگریزی میں مثل ہے۔ Think before you leap یا Think before you speak. اسی طرح اردو میں کہا جاتا ہے ’’پہلے تو لو پھر بولو‘‘۔

انسان کو اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے پھر ہم نے اس کو ادنیٰ درجوں سے بھی بدتر درجہ کی طرف لوٹا دیا۔

(التین :6,5)

انسانی زبان اسے موزوں سے موزوں حالت میں لانے یا ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ تک پہنچا سکتی ہے۔ سورۃ المدثر میں دوزخیوں اور جنتیوں کے درمیان ایک مکالمہ بیان ہوا ہے۔ جنتی دوزخیوں کو دوزخ میں دیکھ کر کہیں گے کہ (دنیا میں تو تم ہمارے ساتھ تھے) تمہیں کس چیز نے جہنم میں داخل کیا۔ اس پر دوزخی چار باتیں کہیں گے۔

(1) ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(2) ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے۔

(3) تیسری بات وہ کہیں گے۔ یعنی ہم بے حکمت باتیں کرنے والوں کے ساتھ مل کر بے حکمت باتیں کرتے تھے۔

(4) ہم جزا سزا کے دن کا انکار کیا کرتے تھے۔

سورۃ المومنون آیت 4 میں جو صفات مومنوں کی بیان کی گئی ہیں ان میں ایک صفت ہے۔ یعنی وہ لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا نجات اور بچاؤ کی بہترین راہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اپنی زبان کو روک کر رکھو، اپنا گھر مہمانوں کے لئے کھلا رکھو اور اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر خدا کے حضور رویا کرو۔

(ترمذی ابواب الزہد باب ما جاء فی حفظ اللسان)

اسی طرح حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ’’خوش نصیب ہے وہ شخص جس کی زبان اس کے قابو میں ہو اس کا مکان مہمانوں کے لئے کشادہ ہو اور وہ خدا کے حضور نادم ہو کر اپنی غلطیوں پر روتا ہو۔

اسی طرح حضرت صفوان بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں ایک ایسی آسان عبادت نہ بتاؤں جو بجا لانے کے لحاظ سے بڑی ہلکی ہے۔ خاموشی اختیار کرو، بے ضرورت بات نہ کرو اور اچھے اخلاق اپناؤ۔

حضرت مسیح موعود شرائط بیعت میں چوتھی شرط میں فرماتے ہیں:۔

’’یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے‘‘۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

’’میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہے یا اپنے مقامات پر بودوباش رکھتے ہیں۔ اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک نیتی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں ......اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے......اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں‘‘۔

(اشتہار مورخہ 29 مئی 1898ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 220)

پھر حضور فرماتے ہیں کہ:

تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ ...... اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔......خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راست بازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔

(اشتہار مورخہ 29 مئی 1898ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 221)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے زبان کے درست استعمال کو پانچ بنیادی اخلاق میں سے فرمایا ہے اور اس کا نام پاک اور نرم زبان کا استعمال رکھا ہے۔ اس ضمن میں حضور خطبہ جمعہ 24 نومبر 1989ء میں فرماتے ہیں:۔

’’تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا۔ یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے۔ ابتدائی چیز ہے لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندر نجی طور پر پیدا ہوتے ہیں یا ایک دوسرے سے تعلقات میں پیدا ہوتے ہیں ان میں جھوٹ کے بعد بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے۔ ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا رجحان پایا جاتا ہے جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں ان کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ روحانی طور پر سوکھ کے کانٹے بن جاتے ہیں اور ان کی روزمرہ کی باتیں چاروں طرف دکھ بکھیر رہی ہوتی ہیں تکلیف دے رہی ہوتی ہیں اور ان کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ایسے اگر مرد ہوں تو ان کی عورتیں بیچاری ہمیشہ ظلموں کا نشانہ بنی رہتی ہیں اور اگر عورتیں ہوں تو مردوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہیں۔ یہ بات بھی ایسی ہے جس کو بچپن سے ہی پیش نظر رکھنا ضروری ہے گھر میں بچے جب آپس میں ایک دوسرے سے کلام کرتے ہیں اگر وہ آپس میں ادب اور محبت سے کلام نہ کریں۔ اگر چھوٹی چھوٹی بات پر تُو تُو میں میں ہو اور جھگڑے شروع ہو جائیں تو آپ یقین جانئے کہ آپ ایک گندی نسل پیچھے چھوڑ کر جانے والے ہیں۔ ایک ایسی نسل پیدا کر رہے ہیں جو آئندہ زمانوں میں قوم کو تکلیفوں اور دکھوں سے بھر دے گی اور آپ اس بات کے ذمہ وار ہیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے بچوں نے ایک دوسرے سے زیادتیاں کیں، سختیاں کیں۔ بدتمیزیاں کیں اور آپ نے ان کو ادب سکھانے کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔

(مشعل راہ جلد 3 ص 462)

حضور مزید فرماتے ہیں:۔

اس لئے روزمرہ کے حسن سلوک اور ادب کی طرف غیر معمولی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور یہ بھی گھروں میں اگر بچپن ہی میں تربیت دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی آسانی کے ساتھ یہ کام ہو سکتے ہیں۔ (مشعل راہ جلد 3 ص 463)

حضور پھر فرماتے ہیں:۔

اور ہم نے جو تربیت کے بڑے بڑے کام کرنے ہیں وہ ہو ہی نہیں سکتے اگر ابتدائی طور پر یہ مادہ تیار نہ ہو۔ مادہ تیار ہو تو پھر اس کے اوپر کام آپ کرنا چاہیں جتنا اس کو سجانا چاہیں اتنا اس کو سجا سکتے ہیں لیکن وہ مٹی ہی نرم نہ ہو اور اس کے اندر ڈھلنے کی طاقت نہ ہو تو پھر کیسا بڑا صناع ہی کیوں نہ ہو اس مٹی کو خوبصورت شکلوں میں تبدیل نہیں کر سکتا پس اس پہلو سے نرم کلامی، ادب و احترام کے ساتھ ایک دوسرے سے سلوک کرنا یہ بہت ہی ضروری ہے...... میں نے محسوس کیا ہے کہ جب تک بچپن سے ہم اپنی اولاد کو زبان کا ادب نہیں سکھاتے اس وقت تک آئندہ بڑے ہو کر قوم میں ان کے کردار کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتے۔

(مشعل راہ جلد 3 ص 463)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری زبان ہمیں احسن تقویم کی طرف لے جانے والی ہو نہ کہ اسفل سافلین کی طرف اور معاشرے میں ہم اپنی زبانوں سے پھول بکھیرنے والے ہوں نہ کہ کانٹے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

غزل

’’کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا‘‘ — چاک پردہ ہو رہا ہے مفتیٔ تکفیر کا
غالب آتے ہیں ازل سے ہی خدا کے انبیاء — یہ نوشتوں میں لکھا ہے کاتبِ تقدیر کا
’’جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں‘‘ — قول یہ اس کا ہے جو سلطان ہے تحریر کا
اس کی جب تصویر دیکھی کہہ اٹھا میرا یہ دل — وہ سراپا ہے سراسر قلب کی تنویر کا
خود چنے جس کو خدا اور حکمتوں سے پُر کرے — حق ادا کرتا ہے وہ قرآن کی تفسیر کا
دے دیا اس کو خدا نے یہ ہنر بھی خوب تر — اس سے پہلے تو نہ تھا اس میں یہ رنگ تقریر کا
اک سمندر ہو وہ جس میں موجزن طوفان ہو — اس کی مژگاں پہ جو ٹھہرے ایک قطرہ نیر کا
’’انی معک‘‘ کا مژدہ جس کو اللہ نے دیا — کام کرتی ہیں دعائیں اس کی اک شمشیر کا
ہم تو بڑھتے ہیں مسلسل جانبِ منزل ظفر — جبکہ پاؤں میں پڑا ہے سلسلہ زنجیر کا

مبارک احمد ظفرؔ

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) — قیمت 5 روپے

2 سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ بیلجیئم

میٹنگ نومبائعین، سابق ممبر پارلیمنٹ سے ملاقات اور نیشنل مجلس عاملہ کو ہدایات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

13 دسمبر 2009ء

بیلجیئم میں نماز فجر کا وقت سات بجکر بیس منٹ پر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشن ہاؤس کے احاطہ میں نصب مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور کی اقتداء میں ایک بڑی تعداد میں مرد خواتین اور بچوں نے نماز ادا کرنے کی سعادت پائی۔ باوجود اس کے کہ شدید سردی تھی اور رات درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے چلا گیا تھا۔ ڈیڑھ صد سے زائد احباب نے رات مارکی میں ہی گزاری تا کہ صبح کی نماز حضور انور کی اقتداء میں ادا کرسکیں۔ بہت سے لوگ مشن ہاؤس کے اردگرد مختلف جگہوں پر چلے گئے تھے۔ صبح نماز سے قبل عورتیں، مرد اور بچے بھی پیدل ہی مشن ہاؤس پہنچے۔ مشن ہاؤس کی طرف آنے والا راستہ اس منفی درجہ حرارت میں بھی احباب سے بھرا ہوا تھا اور احباب پیدل بھی اور گاڑیوں پر بھی نماز کی ادائیگی کے لئے مشن ہاؤس پہنچ رہے تھے ایک بہت بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز کی ادائیگی کی سعادت پائی۔

مرکزی بیت الذکر کی جگہ کا معائنہ

جماعت احمدیہ بیلجیئم اپنی مرکزی بیت الذکر کی تعمیر کے لئے ایک عرصہ سے جگہ کے حصول کی کوشش کر رہی ہے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے برسلز شہر کے اندر ایک جگہ کی خرید کی کارروائی ہو رہی ہے۔ آج پروگرام کے مطابق اس جگہ کے وزٹ اور معائنہ کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لے جانا تھا۔ صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اس جگہ کے معائنہ کے لئے روانگی ہوئی۔

یہ جگہ برسلز شہر کے اندر علاقہ UCCLE میں واقع ہے اور موجودہ جماعتی مشن ہاؤس بیت السلام سے 13 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس کا کل رقبہ 2019 مربع میٹر ہے۔ اس میں دو رہائشی عمارات بڑی اچھی حالت میں تعمیر شدہ موجود ہیں۔ ایک عمارت 175 مربع میٹر کے رقبہ پر تعمیر کی گئی ہے اور تین منزلہ ہے۔ 994 مربع میٹر کے رقبہ پر دو بڑے ہال نما گیراج ہیں۔ ان گیراج کے ایک حصہ کے اوپر دو منزلہ رہائشی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ 850 مربع میٹر کا رقبہ خالی ہے اور یہ ساری جگہ پختہ ہے۔ جہاں بیت کی تعمیر کا منصوبہ ہے۔

شہر کے مختلف اطراف سے بآسانی اس جگہ پر پہنچا جاسکتا ہے۔ ٹرام کا سٹاپ اس جگہ کے بالکل قریب ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس جگہ کا اور اس میں تعمیر شدہ عمارات کا معائنہ فرمایا اور عمارت کے ہر حصہ میں تشریف لے گئے اور ساتھ ساتھ امیر صاحب بیلجیئم سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے اور پھر موقع پر ہی ہدایات بھی ارشاد فرمائیں۔

اس جگہ کے وزٹ اور معائنہ کے بعد قریباً پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس مشن ہاؤس بیت السلام تشریف لے آئے۔

سیر اور تصویر

حضور انور نے اگلے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا تو امیر صاحب نے بتایا کہ ایک بجے نمازوں کی ادائیگی ہے اور اس سے قبل خدام الاحمدیہ کی حضور انور کے ساتھ تصاویر کا پروگرام بھی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ابھی اس میں کافی وقت ہے۔ سیر کے لئے چلتے ہیں۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع اپنے خدام کے مشن ہاؤس کے اردگرد کے علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے اور پچاس منٹ تک سیر کی اور بارہ بجکر پینتیس منٹ پر واپس تشریف لے آئے اور کچھ وقت کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

دوپہر ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی سے قبل نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بیلجیئم اور علم انعامی حاصل کرنے والی مجلس Turnhout نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد رہائش گاہ کی طرف واپس آتے ہوئے حضور انور نے امیر صاحب بیلجیئم اور مربی انچارج صاحب بیلجیئم سے ان احباب کے بارہ میں دریافت فرمایا جنہوں نے پروگرام کے مطابق آج شام کو حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پانی ہے۔ ایک صاحب کے بارہ میں بتایا گیا کہ وہ غالباً سوڈان کے ہیں۔ حضور انور نے ان کے بارہ میں مزید تعارف اور رپورٹ کے حصول کی ہدایت فرمائی۔ جس کے نتیجہ میں علم ہوا کہ یہ صاحب سوڈان کے نہیں بلکہ موریطانیہ کے ہیں اور بڑے اخلاص کے ساتھ بیعت کر رہے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میٹنگ نومبائعین

جماعت بیلجیئم نے نومبائعین کی حضور انور کے ساتھ ایک میٹنگ کا اہتمام مشن ہاؤس کے لائبریری ہال میں کیا تھا۔ سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لائبریری ہال میں تشریف لائے اور میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس وقت کتنے نومبائعین بیٹھے ہوئے ہیں۔ مربی صاحب انچارج نے بتایا کہ تیس کی تعداد میں ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب سے تعارف حاصل کیا اور دریافت فرمایا کہ کب سے احمدی ہیں اور کس طرح احمدی ہوئے۔

ایک دوست یوسف صاحب جن کا تعلق کیمرون سے تھا انہوں نے بتایا کہ وہ 2003ء سے احمدی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ اب نومبائع نہیں ہیں۔ پرانے احمدی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ آج شام کو ان کی بیوی نے بھی بیعت کرنی ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کیا اس کو سب کچھ بتایا ہے۔ احمدیت کے عقائد اور تعلیمات بتائی ہیں۔ اس کو مجبور تو نہیں کیا۔ جس پر یوسف صاحب نے عرض کیا کہ اس کو سب کچھ بتایا ہوا ہے وہ اپنی خوشی سے بیعت کر رہی ہے۔

ایک انڈونیشین نو احمدی بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور نے ان کا حال دریافت فرمایا۔ یہ حضور انور کو پہلے بھی مل چکے تھے۔

بیلجیئم کے ایک ڈاکٹر عبداللہ ون ہولیگ صاحب نے بھی کچھ عرصہ قبل بیعت کی تھی۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا اب تعلیم مکمل کرلی ہے۔ موصوف نے بتایا کہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ہاؤس جاب کر رہا ہوں۔

مراکش کے ایک دوست محمد الغزراوی صاحب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کب اور کس طرح احمدیت قبول کی۔ موصوف نے بتایا کہ دو سال پہلے کی بات ہے کہ اپنے گھر میں TV چینل Tune کر رہا تھا کہ MTA کا چینل دیکھا۔ چنانچہ اس کے بعد پھر مسلسل دو سال تک MTA کا چینل دیکھتا رہا۔ پروگرام الحوار المباشر میں امام مہدی کی آمد کے بارہ میں بڑی تفصیل سے پروگرام دیکھے۔ جس نے میری کایا پلٹ دی۔ جماعت فرانس کا ایڈریس تلاش کیا اور امسال 28 رمضان المبارک کو احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کیا اور بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا۔

حضور انور نے موصوف سے دریافت فرمایا کہ آپ کی فیملی کے کتنے افراد ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی شادی نہیں ہوئی۔ لیکن میں نے اپنی فیملی کو دعوت الی اللہ کی ہے ایک میرے چچا تھے وہ پہلے مسلسل انکار کرتے رہے لیکن اب دو ہفتہ قبل انہوں نے بھی بیعت کر لی ہے اور آج شام کو میرا ایک بھائی، خالہ، خالہ کی بیٹی اور بھائی کی بیٹی سب بیعت کریں گے۔ ان سب کو میں نے بہت دعوت الی اللہ کی ہے اور بڑی تفصیل کے ساتھ جماعت کے بارہ میں بتایا ہے۔

حضور انور نے محمد الغزراوی صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو الحوار المباشر نے احمدیت دی ہے۔

مراکش کے ہی ایک اور نو احمدی دوست حسن الخطوطی صاحب نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ الحوار المباشر کے پروگرام MTA پر دیکھے ہیں اور جماعت کا لٹریچر بھی پڑھا ہے۔ امام مہدی کی آمد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا تفصیل سے پتہ چلا۔ میں نے حضور انور کی خدمت میں خط بھی لکھا۔ حضور کی طرف سے جواب موصول ہوا کہ بیلجیئم مشن سے رابطہ کریں اور حضور نے ایڈریس بھی بھجوایا۔ چنانچہ میں دو ماہ قبل بیلجیئم مشن ہاؤس آیا اور یہاں آ کر بیعت کر لی۔

حضور انور نے فیملی کے افراد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ اپنی اہلیہ کو دعوت الی اللہ کر رہے ہیں۔ گھر میں MTA لگایا ہوا ہے۔ لیکن ابھی بیوی نے بیعت نہیں کی۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ وہ بھی احمدی ہو جائے۔

ملک الجزائر کے ایک نومبائع دوست عبدالکریم صاحب بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ ایک دن میں یہاں سے گزر رہا تھا۔ مشن ہاؤس دیکھا۔ میں اندر آیا اور معلومات لیں۔ پھر واپس چلا گیا اور میں نے جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کیا۔ مجھے اس بات کا احساس ہو گیا کہ یہ جماعت سچی اور مخلص ہے۔ میں بار بار یہاں آتا رہا اور دو ماہ قبل بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوا۔ بیعت کرنے کے بعد میری زندگی میں بہت

تبدیلی آئی ہے۔

مراکش کے ایک اور نو احمدی دوست والشیخ حسن صاحب نے بتایا کہ مجھے ایک نو احمدی دوست حسن نے دعوت الی اللہ کی۔ میں مالکی بھی رہا ہوں، سنی بھی رہا ہوں اور دوسرے فرقوں میں بھی رہا ہوں۔ میں عیسائیوں کے پاس بھی گیا اور ان کا مذہب بھی دیکھا۔ مجھے کوئی امید نہیں تھی کہ میں کبھی دین حق کی صحیح حقیقت پاسکوں گا۔ میں ناامید اور مایوس ہوگیا تھا۔ الحسن نے مجھے جماعت کا لٹریچر دیا۔ میں نے لٹریچر کا مطالعہ کیا اور MTA کے عربی پروگرام دیکھے تو مجھ پر یہ حقیقت آشکار ہوئی کہ جو سچی جماعت ہے اس کا امام ہونا ضروری ہے۔ بغیر امام کے تو کوئی جماعت سچی نہیں ہوسکتی۔ جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جس کا ایک امام ہے، ایک خلیفہ ہے۔ تو میں نے بیعت کا فیصلہ کرلیا اور ایک ماہ قبل بیعت کرلی۔

نائیجیریا کے ایک نو احمدی دوست نورالدین عبدالعزیز صاحب نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ وہ ہاؤسا ہیں، والدہ یوروبا قبیلہ سے تعلق رکھتی تھی اور والد کا تعلق ہاؤسا قبیلہ سے تھا۔ احمدیہ سیکنڈری سکول Kano کے قریب رہائش تھی۔ وہاں سے جماعت کا تعارف ہوا۔ لیکن بیعت نہ کرسکا۔ بیلجیئم آنے کے بعد جماعت کا پتہ نہ تھا۔ ایک احمدی دوست نے مجھے اس بارہ میں بتایا۔ چنانچہ میں اس رمضان میں بیت میں آیا اور بیعت کرلی۔

حضور انور نے فرمایا کیا آپ نے احمدیت کا مطالعہ کیا ہے، معلوم کیا ہے کہ ہمارے عقائد کیا ہیں۔ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہاؤسا اپنے مذہب، اپنے عقیدہ میں بڑے سخت ہیں لیکن اب انہوں نے (نائیجیریا میں) احمدیت قبول کرنی شروع کی ہے۔ آپ بھی احمدیت کو سیکھیں کہ جماعت کی کیا تعلیم ہے اور کیا دعویٰ ہے۔ اس نے بتایا کہ میری بیوی بھی احمدی ہوچکی ہے۔

ملک چلی (Chilli) کے ایک نوجوان Tibbo بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ موصوف یہاں بیلجیئم میں یونیورسٹی کے طالبعلم ہیں اور مذاہب کے بارہ میں ریسرچ کررہے ہیں۔ انہوں نے جماعت کے بارہ میں سنا اور امسال عیدالاضحیٰ کے دن مشن ہاؤس آئے اور معلومات حاصل کیں۔ جب ان کو بتایا گیا کہ حضور انور بیلجیئم تشریف لارہے ہیں تو یہ آج ملنے کے لئے آئے۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی بیعت نہیں کی۔ تحقیق کررہا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا ہماری کوشش ہے کہ ہم چلی میں بھی جماعت قائم کریں۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ خدا تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے کہ آپ حقیقت کو جان سکیں۔ بہرحال اس میں زبردستی نہیں ہوتی۔ دل کی بات ہوتی ہے۔ اللہ آپ کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔

مراکش کے ایک دوست عبدالشداد الغزراوی نے بتایا کہ میرا تعلق بھی مراکش سے ہے اور محمد الغزراوی کا بھائی ہوں۔ آج میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنے بھائی کی طرح احمدیت قبول کرنا چاہتا ہوں۔ آج میں حضور کے ہاتھ پر بیعت کروں گا۔ بھائی نے مجھے کتابیں دی تھیں۔ میں نے سب پڑھی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ توفیق دے۔

سپین سے تعلق رکھنے والے ایک نو احمدی دوست یعقوبو سیگوراڈو صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کس طرح بیعت کی۔ تو انہوں نے بتایا میں نیوکلیئر انجینئر ہوں۔ میں نے کتاب Revelation, Rationality پڑھی ہے جو میرے لئے قبول احمدیت کا موجب بنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ واپس اپنے Roots کی طرف جائیں تو (دینی) Roots پائیں گے۔ اس پر اس نے کہا کہ ہاں ایسے ہی ہے۔

آئیوری کوسٹ سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے بتایا کہ میں پیدائشی احمدی ہوں اور گزشتہ چالیس سال سے جماعت میں ہوں۔ ایک عرصہ سے بیلجیئم میں تھا لیکن رابطہ نہیں ہورہا تھا۔ اب یہاں میرا رابطہ ہوا اور میں نے احمدیت کو تلاش کرلیا ہے اور اب تجدید بیعت بھی کرلی ہے۔ یہ دوست قبل ازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مل چکے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ تو پہلے بھی مجھ سے ملے ہوئے ہیں۔

ملک موریطانیہ کے ایک دوست عثمان سُو صاحب بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ گزشتہ ایک سال آٹھ ماہ سے بیلجیئم میں ہیں۔ MTA پر عربی کے پروگرام دیکھتے رہے ہیں۔ بچپن میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں سنا تھا۔ اب بیلجیئم آیا ہوں تو MTA کے ذریعہ رابطہ ہوا ہے اور جماعت کی تعلیمات کا علم ہوا ہے اور میں نے احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور آج حضور کے دست مبارک پر بیعت کروں گا۔

حضور انور نے فیملی کے بارہ میں دریافت فرمایا تو اس نے بتایا کہ فیملی موریطانیہ میں ہے۔ حضور انور نے فرمایا جب ان کو پتہ چلے گا تو مخالفت ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا اب آپ کی مخالفت ہوگی۔ آپ کو جماعت کا لٹریچر پڑھ کر تیار ہونا چاہئے کہ کس طرح اعتراض کرنے والوں کو جواب دینا ہے۔

بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص میر حسن صاحب نے بتایا کہ قبل ازیں عرب ممالک میں بھی رہا ہوں۔ گزشتہ تین ماہ سے بیلجیئم میں ہوں۔ ایک احمدی بنگالی دوست کی دعوت سے احمدی ہوا ہوں۔ بنگلہ دیش میں اپنے گاؤں میں قادیانی کے بارہ میں سنا ہوا تھا۔ ہمارے مولوی کہتے تھے کہ قادیانی سے بات نہ کرو۔ ان سے دور رہو۔ یہاں آکر احمدیت کے بارہ میں پتہ چلا ہے اور اصل حقیقت معلوم ہوئی ہے اور دو ماہ قبل بیعت کی ہے۔

حضور انور نے اس نوجوان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ احمدیت کے بارہ میں اور علم حاصل کریں۔ اپنا علم مزید بڑھائیں۔

سیرالیون سے تعلق رکھنے والے ایک دوست ابراہیم جالو صاحب نے بتایا کہ 1999ء میں بیعت کی تھی۔ حضور انور نے فرمایا اب آپ نئے احمدی نہیں ہیں، پرانے احمدی ہیں۔

بنگلہ دیش کے شہر سلہٹ سے تعلق رکھنے والے ایک دوست عبدالعلی احمد صاحب نے بتایا کہ گزشتہ پانچ سال سے جماعت کے بارہ میں علم تھا لیکن مولوی روک بنتے رہے۔ تبلیغی جماعت والے کہتے کہ ان کو احمدی نہ کہو بلکہ مرزائی کہو، کوئی کہتا قادیانی کہو اور ان سے بات نہ کرو۔ ورنہ تم اپنا ایمان ضائع کروگے۔

اب یہاں بیلجیئم میں مجھے اپنی فیملی کے ساتھ احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا بہت دکھ ہے کہ میں نے پانچ سال کیوں ضائع کئے۔ بیعت کرنے کے بعد بڑے امتحانوں سے گزرنا پڑرہا ہے۔ لیکن ہم خوش ہیں کہ ہم کو دل کا سکون احمدیت میں ہی ملا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ مبارک کرے۔

مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک دوست حامد الحسن صاحب نے بتایا کہ میں قبل ازیں تین بار یہاں معلومات کے حصول کے لئے آچکا ہوں۔ آج میں حضور انور کی مجلس میں زیادہ معلومات لینے کے لئے آیا ہوں۔ مجھے بیعت کرنے کے لئے کچھ وقت چاہئے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے۔ وقت لیں اور پڑھیں، مطالعہ کریں۔ زبردستی نہیں ہونی چاہئے۔

بیلجیئم سے تعلق رکھنے والی ایک عیسائی خاتون Ann صاحبہ بھی اس مجلس میں شامل تھیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ وہ مذاہب پر ریسرچ کررہی ہیں۔ میں آج یہاں حضور کی وجہ سے آئی ہوں اور احمدیت کے بارہ میں مزید معلومات کے حصول کے لئے آئی ہوں۔

مراکش کی ایک خاتون لیلیٰ سنوسی صاحبہ نے بتایا کہ اس نے کچھ عرصہ قبل بیعت کی ہے۔

سیرالیون سے تعلق رکھنے والے ابراہیم صاحب کی مسز نے بتایا کہ میں نے سال 2007ء میں بیعت کی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ماشاء اللہ ٹھیک ہے۔

پاکستان سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نازیہ صدیقہ نے بتایا کہ اس نے سال 2008ء میں بیعت کی ہے۔ جبکہ اس کے خاوند نے 1999ء میں بیعت کی تھی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا گھر والوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا تھا۔ موصوفہ نے بتایا کہ پہلے گھر والوں کا علم نہیں تھا۔ اب ایک دو کو بتا دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا تو باقیوں کو بھی پتہ لگ جائے گا۔

ملک کیمرون سے بیلجیئم آکر آباد ہونے والی ایک خاتون مسز جوئنے مورنا بھی اس پروگرام میں شامل تھیں۔ موصوفہ نے ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ اپنا تعارف کرواتے ہوئے اس نے بتایا کہ میں ایک نئے احمدی دوست یوسف لینگویاں کی بیوی ہوں اور آج میں بھی بیعت کرنے آئی ہوں۔ آج میں نے احمدیت قبول کرنی ہے۔

مراکش کے ایک نوجوان عبدالعلی شداد نے بتایا کہ مجھے مراکش کے ایک نو احمدی دوست محمد الغزراوی نے جماعت کی کتب پڑھنے کے لئے دیں۔ میں نے ان سب کتب کا مطالعہ کیا۔ جماعت کی ان کتب کو پڑھنے سے میرے دل میں سکون پیدا ہوا۔ MTA پر سوال و جواب کے پروگرام سنے۔ میں نے بھی بیعت کا فیصلہ کرلیا ہے اور آج بیعت کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ مراکش میں بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت قبول کررہے ہیں۔ یہاں بیلجیئم میں بھی اور فرانس میں بھی مراکشی باشندے احمدیت میں داخل ہورہے ہیں اور یہ جب بات سمجھ جاتے ہیں تو قبول کرلیتے ہیں ان میں تنگ نظری نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا مراکش کو المغرب بھی کہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی آخری زمانے کے بارہ میں جو حدیث ہے کہ طلوع الشمس من مغربھا کہ مغرب سے سورج کا طلوع ہونا، حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی کسی مجلس میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہوسکتا ہے کہ مغرب سے سورج طلوع ہونے سے مراد مراکش ہو اور اسلام کسی وقت مراکش کے باشندوں کے ذریعہ دنیا میں پھیلے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اب مراکش کا رجحان قبول احمدیت کی طرف ہورہا ہے۔ مراکش میں بھی لوگ احمدیت قبول کررہے ہیں اور جو باہر نکل کر دوسرے ممالک میں آباد ہورہے ہیں وہ بھی احمدیت قبول کررہے ہیں اور اب یہ بات ظاہری طور پر بھی چسپاں ہوتی نظر آرہی ہے۔ امید ہے کہ مراکش (المغرب) کے لوگ بڑی تعداد میں احمدیت قبول کریں گے اور اپنے نیک نمونے ظاہر کریں گے اور (دین حق) کو پھیلانے کے لئے دوسروں کے لئے نمونہ بنیں گے۔

محمد الغزراوی نے اپنی فیملی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا تھا کہ میری خالہ بھی آئی ہوئی ہیں اور آج وہ بیعت کریں گی۔ چنانچہ ان کی خالہ آیا الغزراوی صاحبہ نے بتایا کہ وہ ہالینڈ سے آئی ہیں اور انہیں کل علم ہوا کہ حضور بیلجیئم آرہے ہیں تو بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔ میں بھی آج احمدیت قبول کروں گی اور بیعت کرکے واپس جاؤں گی۔

مراکش کی ایک خاتون بشریٰ قاضی کھڑی ہوئیں، ان کی گود میں ان کا بیٹا تھا۔ وہ حضور انور سے کہنے لگی کہ میں گزشتہ سات سال سے احمدی ہوں۔ میرا بیٹا میرے ہاتھ میں ہے میں چاہتی ہوں کہ یہ احمدیت کا مربی بنے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ اس کی اچھی طرح تربیت کریں۔

ایک پاکستانی احمدی دوست یاسر امجد صاحب

نے بتایا کہ میں نے 2006ء میں بیعت کی تھی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا اسائیلم کا کیس کس بنیاد پر کروایا تھا۔ اس نوجوان نے بتایا کہ میں سنی تھا اور اپنا کیس شیعہ سنی جھگڑے کی بنیاد پر کروایا تھا اور بیعت بعد میں کی تھی۔ اب والد صاحب سخت خلاف ہیں۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا اللہ فضل کرے۔

بیلجیئم کی ایک مقامی خاتون مسز دانیلہ دورنیس نے بتایا کہ وہ تین سال قبل مسلمان ہوئی تھیں اور ترکیوں کی مسجد جاتی تھیں۔ ایک دن ایک بک سٹال پر اس کو جماعت کا لٹریچر ملا۔ وہ سارا پڑھا۔ اس طرح میرا جماعت سے رابطہ ہوا اور میں احمدیوں کی بیت آئی وہاں لوگوں نے مجھے دعوت کی اور مزید لٹریچر دیا۔ میں نے احمدیہ بیت میں آنا شروع کر دیا اور دو سال قبل بیعت کی۔ آج میں ان احمدیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے مجھے سچائی کی طرف بلایا۔

فلسطین کے ایک دوست عبدالہادی صاحب نے بتایا کہ انہوں نے جماعت کے ایک ممبر انور حسین صاحب کے ذریعہ بیعت کی ہے اور ابھی میں اکیلا احمدی ہوا ہوں۔ موصوف نے اپنی فیملی کے لئے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مجلس کے آخر پر فرمایا کہ میں نے پہلے مراکش کی مثال دی ہے کہ وہ اپنے نمونوں سے (دین حق) کو پھیلانے کا موجب بنیں۔ دوسرے ممالک بھی ہیں الجزائر بھی ہے، تیونس بھی ہے اور دوسرے ممالک بھی ہیں جہاں سے لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہر ایک جو احمدی ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے پیغام کو سچا سمجھ کر قبول کر رہا ہے۔

پس آج ہر احمدی پر فرض ہے کہ وہ حکمت اور دانائی سے احمدیت کا پیغام پہنچائے۔ ہمیشہ حکمت کو پیش نظر رکھے۔ ایسے حالات میں نہیں کہ اپنی زندگی بھی خراب ہو۔

حضور انور نے فرمایا یہ مجلس تو بہت اچھی ہے لیکن اور لوگوں کو بھی ملاقات کے لئے وقت دیا ہوا ہے وہ انتظار کر رہے ہیں۔ پانچ بجکر دس منٹ پر یہ مجلس اپنے اختتام کو پہنچی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے۔

برسلز پارلیمنٹ کی سابق ممبر کی ملاقات

سوا پانچ بجے برسلز پارلیمنٹ کی سابق ممبر Mrs. Souad Razouk نے اپنی ہمشیرہ اور بہنوئی کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوفہ قبل ازیں دو مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پا چکی ہیں۔

حضور انور نے ان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ آپ تو احمدیت کی سفیر ہیں۔ آپ نے یہاں بھی احمدیت کا تعارف کروانا ہے اور باہر کی دنیا میں بھی کروانا ہے۔ اب آپ کو دنیا جانتی ہے۔ پہلے ایک شہر کی ممبر پارلیمنٹ تھیں۔ آپ نے یو۔کے جلسہ سالانہ پر جو تقریر کی تھی وہ MTA کے ذریعہ افریقہ، ایشیا، آسٹریلیا، امریکہ اور دوسرے براعظموں میں سنی گئی۔ اب لوگ ساری دنیا میں آپ کو جانتے ہیں اور احمدیت کی وجہ سے آپ کو پہچانتے ہیں۔

مسز رزوق صاحبہ نے بتایا کہ میری ہمشیرہ اور میرے بہنوئی یہ دونوں بھی جماعت کی مدد کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو بھی الیس اللہ کی انگوٹھی عطا فرمائی۔ اس فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ یہ ملاقات پانچ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں مسز رزوق صاحبہ اپنی ہمشیرہ کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا سے بھی ملیں۔

پانچ بجکر چالیس منٹ پر برسلز پارلیمنٹ کے ایک ممبر Mr. Fouada Hidar نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کے لئے ایک خاتون Mrs Vicky بھی تشریف لائی تھیں جو اسلامک سٹڈیز پر ریسرچ کر رہی ہیں۔

موصوفہ نے بتایا کہ وہ اسلام کی تاریخ اور فلاسفی کا مطالعہ کر رہی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا۔ کیا آپ نے کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی ہے۔ محترمہ نے جواب دیا کہ نہیں پڑھی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ کتاب عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس کو پڑھنے کے بعد ہی آپ کو پتہ چلے گا کہ اسلامی اصول کی فلاسفی کیا ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود نے کس طرح بیان کی ہے۔

ممبر پارلیمنٹ فواد آئیڈر صاحب نے بتایا کہ میں نے جماعت کی کتب مطالعہ کی ہیں اور جماعت کے تعارف پر مشتمل DVD بھی دیکھی ہے۔ میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ جس طرح یو۔کے میں جماعت کا بہت زیادہ تعارف ہے اور جماعت مشہور ہے۔ اس طرح بیلجیئم میں نہیں ہے۔ میں مدد کرنا چاہتا ہوں کہ جماعت کی تعلیم یہاں بھی سب لوگوں تک پہنچے اور ان کو پتہ چلے کہ دنیا میں جماعت احمدیہ کس طرح انسانیت کی خدمت کر رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ اس طرح آپس کے اختلافات بھلا کر سب کو اکٹھا کریں گے تو پھر آپ لیڈر آف دی نیشن کی بجائے اپنی قوم کے خادم ہوں گے اور ایک بڑی خدمت سرانجام دیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہی کام تو جماعت احمدیہ کر رہی ہے کہ ایک ہاتھ پر سب جمع ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود کے الہام کہ سب ......کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو، علیٰ دین واحد کا ذکر فرمایا اور اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ...... کو اکٹھا کرنے کے لئے آپ کو جو بھی مدد چاہئے ہم حاضر ہوں گے۔

یہ ملاقات چھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر ان مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مارکی میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی جس میں درج ذیل سات افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

1۔ مکرم عثمان سو صاحب موریطانیہ
2۔ مکرم عبدالشداد الغزراوی صاحب مراکش
3۔ مکرم آیا الغزراوی صاحبہ مراکش
4۔ مکرمہ جونئے مورنا صاحبہ کیمرون
5۔ مکرم عبدالعلی شداد صاحب مراکش
6۔ لطیفہ کاکنی صاحبہ مراکش
7۔ یاثمینہ کاکنی صاحبہ مراکش

بیعت کرتے ہوئے تینوں مرد حضرات نے حضور انور کے دست مبارک پر اپنے ہاتھ رکھے جبکہ خواتین نے لجنہ کی مارکی میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر گزشتہ ایک سال میں بیعت کرنے والے تمام نومبائعین نے بھی سٹیج پر آ کر حضور انور کے قریب بیٹھ کر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

دعا کے بعد ان سب نومبائع احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بیعت کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے مختلف گروپس میں کورس کی شکل میں نظمیں پڑھیں اور استقبالیہ گیت پیش کئے۔

ایسی خواتین جن کے ساتھ چھوٹے بچے تھے۔ ان کے لئے ایک ہال میں علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از راہ شفقت اس ہال میں بھی تشریف لے گئے اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

نیشنل مجلس عاملہ کو ہدایات

پروگرام کے مطابق پونے سات بجے نیشنل مجلس عاملہ بیلجیئم کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب بیلجیئم سے مرکزی بیت کی تعمیر کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ امیر صاحب بیلجیئم نے بتایا کہ بیت کی تعمیر کا تخمینہ 1.5 ملین یورو ہے۔ اس وقت 6 لاکھ یورو کے وعدے آچکے ہیں اور کچھ رقم جمع بھی ہوئی ہے۔ عاملہ کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ اتنی بڑی رقم جمع کرنا بہت مشکل ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا جماعت ناروے نے اپنی بیت کی تعمیر کا پلان کیا تھا۔ انہوں نے بیت کی تعمیر شروع کی، درمیان میں تعمیر رکی رہی اور کئی سال تک نہ بنا سکے۔ ایک ایسا وقت بھی آیا کہ اس جگہ کو اور اس میں جس حد تک بلڈنگ بن چکی تھی اس کو فروخت کرنے کا پروگرام بنا۔ بعد میں میں دورہ پر ناروے گیا اور بیت کی اس جگہ کے قریب ہی ایک ہال میں خطبہ جمعہ دیا اور جماعت ناروے کو بیت کی تعمیر کی طرف توجہ دلائی۔ اس پر جماعت نے وعدہ کیا کہ اب وہ اس کی تعمیر مکمل کریں گے۔ رقم بہت زیادہ تھی۔ ناروے جماعت چھوٹی تھی۔ لیکن انہوں نے رقم جمع کی اور اب وہ بیت کی تکمیل کے قریب ہیں۔ بیت کی Location بہت اچھی ہے۔ علاقہ میں سب سے بڑی بیت ہے۔ اگلے چند مہینوں میں فائنل Touching ہو جائے۔ اگلے سال اس کا افتتاح کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا جب آپ عزم کریں اور عہد کریں تو پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح مدد کرتا ہے۔ اس لئے پہلے شروع کریں اور پھر دیکھیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ کی مدد آتی ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اگر آپ کے ذہن میں ہے کہ رقم زیادہ ہے تو پھر اس کا کیا حل پیش کرتے ہیں؟

سیکرٹری صاحب امور خارجہ نے بتایا کہ امید ہے اس سے کم رقم میں بن جائے گی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر رقم بچ جائے تو بیلجیئم کے دوسرے پراجیکٹ پر خرچ ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے برکتیں دیکھی ہیں ساری دنیا میں کہ جب احمدی کوئی پراجیکٹ شروع کر دیں تو خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مدد کرتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی برکات جماعت بیلجیئم پر بھی ہوں گی۔

حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ لجنہ کی طرف سے بھی بیت فنڈ میں ایک ہزار گرام سونا جمع ہو چکا ہے جس کی مالیت 22 ہزار یورو کے لگ بھگ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پبلک ریلیشن بڑھانے، جماعت کا پیغام پہنچانے اور اپنا تعارف کروانے کے بارہ میں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ باقاعدہ پروگرام بنا کر اور ایک منصوبہ بندی کے ساتھ ڈور ٹو ڈور (Door to Door) ہر گھر میں جائیں۔ اپنا تعارف کروائیں۔ (دین حق) کی امن کی تعلیم بتائیں۔ انہیں بتائیں کہ احمدیت کیا ہے۔ اپنا تعارف کروائیں۔ سوئٹزرلینڈ کے حوالہ سے بتائیں کہ (بیوت) کے میناروں کے بارہ میں وہاں جو فیصلہ ہو رہا ہے وہ اس سارے ایریا میں اثر انداز ہوگا ہم تو امن پسند لوگ ہیں۔ قانون کی پابندی کرنے والے ہیں اور جہاں بھی رہتے ہیں وطن سے محبت کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا وقار عمل کا بھی پروگرام بنائیں۔ جب نئے سال کا آغاز ہوتا ہے تو ان ملکوں میں بہت زیادہ آتش بازی کی جاتی ہے اور سڑکوں پر، راستوں پر بہت گند پھیلاتے ہیں۔ خدام باقاعدہ پروگرام کے تحت وقار عمل کر سکتے ہیں۔ اپنا وجود ان کو بتانے کے لئے، اپنی شناخت کروانے کے لئے کہ آپ

کیا ہیں۔ اسی طرح چیریٹی واک کے ذریعہ رقم اکٹھی کر کے مختلف ضرورتمند اداروں اور کونسل وغیرہ کو دے سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح پیس کانفرنس کا انعقاد کیا جاسکتا ہے تاکہ لوگوں تک صحیح (دین) کا پیغام پہنچے۔ (دین حق) کی امن کی تعلیم پہنچے اور آپ کا ایک تعارف ہو۔

مجلس عاملہ کے ایک ممبر نے یہ تجویز پیش کی کہ کمرشل میڈیا کے ذریعہ بھی جماعت کا تعارف کروایا جائے اور اس ذریعہ کو بھی استعمال کیا جائے۔ اس تجویز پر حضور انور نے فرمایا کہ اس پر تو بہت زیادہ خرچ آئے گا۔ آپ اپنے سورسز (ذرائع) استعمال کریں کیوں ہم اس طرح بڑی رقمیں خرچ کریں۔ انصار، خدام اور لجنہ سب سے کام لیں اور ایک اچھی لابنگ کریں۔

نیشنل سیکرٹری صاحب مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کمانے والے احباب کی مجموعی تعداد اور پھر چندہ عام ادا کرنے والے اور چندہ وصیت ادا کرنے والے اور ان کے چندوں کے معیار کا بڑی تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا اور فرمایا کہ آپ کے چندوں میں اضافہ کی گنجائش موجود ہے جو لوگ آپ کے بجٹ میں ابھی تک شامل نہیں ان کو اپنے بجٹ میں شامل کریں۔ پھر جو بزنس کرنے والے احباب ہیں اور کاروباری لوگ ہیں ان کو کہیں کہ آپ اپنے بزنس کے مطابق آپ کی جو بھی آمد ہے اس کے مطابق چندہ ادا کریں تو اس سے آپ کے چندوں میں اضافہ ہوگا۔

بیت کی تعمیر کے اخراجات کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا سر جوڑ کر بیٹھیں کہ کس طرح کرنا ہے۔ آپ کو محنت کرنی پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ چلیں اب چھ لاکھ سے شروع کردیں۔

حضور انور نے فرمایا مجھے امید ہے آپ پراجیکٹ شروع کریں رقم آنی شروع ہوجائے گی۔

نیشنل سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کی (دعوت الی اللہ) کا پلان کیا ہے۔ کیا آپ عربوں سے باہر نکل کر بھی (دعوت الی اللہ) کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو دیہات ہیں، چھوٹے قصبے ہیں ان میں جائیں اور (دعوت الی اللہ) کریں۔ ان سے میٹنگ کریں۔ سیمینار کریں، مربی صاحب کو مصروف رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مربی سلسلہ بیلجیئم کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ہر مہینہ میں دو خطبے برسلز میں دیا کریں اور باقی دو خطبے باری باری دوسرے سنٹرز میں دیا کریں۔ اس طرح دوسرے سنٹرز میں ان کے دوسرے پروگراموں جماعتی جلسوں میں بھی جایا کریں۔

نیشنل سیکرٹری تربیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ جماعتوں میں تربیت کی کوشش کریں۔ اتنی چھوٹی سی جماعت ہے۔ ایک واقعہ ہو جاتا ہے تو سارے بیلجیئم میں پتہ چل جاتا ہے بلکہ پاکستان میں بھی مشہور ہوجاتا ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جماعتوں کو خطبے کا خلاصہ لکھ کر ان کی زبانوں میں بھجوایا کریں۔ نومبائعین کو سنبھالیں۔ ان کو ان کی زبانوں میں خطبے کا خلاصہ ضرور ملنا چاہئے۔

وصیت کے چندہ کی ادائیگی کے بارہ میں سیکرٹری صاحب وصایا کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ وصیت ایک ایسی تحریک ہے جس میں سب سے پہلے تقویٰ ہے۔ ایک موصی کا تقویٰ کا معیار سب سے زیادہ بلند ہونا چاہئے۔ اگر وہ اللہ کو حاضر و ناظر جان کر چندہ دے رہا ہے کہ میرا اتنا ہی معیار ہے تو پھر اس کے مطابق دے۔ کم آمد ہے تو کم دے، زیادہ آمد ہے تو زیادہ دے۔ جو بھی آمد ہے اس پر تقویٰ کے ساتھ دے۔

چندہ کے بقایا دار ہونے کے لحاظ سے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ جو چھ ماہ کی شرط ہے یہ ایک انتظامی معاملہ ہے اور عموماً کسانوں وغیرہ کے لئے ہے جن کو فصل آنے پر آمد ہوتی ہے۔ باقی ہر شخص کو اپنی ماہانہ آمد پر ہر ماہ چندہ ادا کرنا چاہئے۔ جو مہینے کے کما رہا ہے اس کو ہر ماہ چندہ دینا چاہئے۔ جو لازمی، ضروری چندے ہیں وہ بروقت دینے چاہئیں۔ چندہ وصیت ہر ماہ نیک نیتی کے ساتھ اپنی آمد پر دینا ہے۔

ایک موصی کے تعلق میں حضور انور کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا کہ وہ چھ ماہ کا بقایا دار ہوگیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا قواعد وصیت پڑھیں۔ آپ کی طرف سے اب تک مرکز کو اطلاع آجانی چاہئے تھی کہ اس کی وصیت منسوخ کی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر انکم نہیں ہے تو دو صورتیں ہیں۔ یہ کہہ کر کہ آجکل آمد نہیں ہے جو بھی گھر کا گزارہ ہے اس میں سے چندہ ادا کیا جائے یا یہ لکھ کر دیں کہ میری آمد نہیں ہے۔ میری وصیت منسوخ کردی جائے اور جب حالات درست ہوں گے تو بحالی کی کوشش کروں گا۔ تقویٰ اور نیکی کی روح پیدا ہونی چاہئے۔ ایسا موصی خود لکھ کردے یا پھر انتظامیہ لکھ کر بھجوائے۔ چندہ عام میں تو یہ شرط ہے کہ مجبوری کی صورت میں اجازت حاصل کرکے کم ادا کردو لیکن چندہ وصیت میں ایسی کوئی شرط نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا لوگ قرض لے کر خرچ کرتے ہیں لیکن اس پر بھی چندہ وصیت ادا کرتے ہیں۔ پھر جب ان کو آمد ہوتی ہے تو قرض اتارتے ہیں اور لکھ دیتے ہیں کہ آمد میں سے اتنی رقم قرض اتارنے پر صرف ہوگی اور اس پر چندہ ادا نہیں کروں گا۔ کیونکہ اس پر چندہ پہلے ہی ادا ہوچکا ہے۔

سود کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر سود مل رہا ہے تو اپنے آپ پر خرچ نہ کرو، اشاعت (دین) پر خرچ کرو۔

عاملہ کی میٹنگ کے انعقاد کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ ہر مہینہ عاملہ کی میٹنگ ہونی چاہئے۔ عاملہ کے جو سیکرٹریان باوجود یاددہانیوں کے عاملہ کے اجلاس میں شامل نہیں ہوتے ان کے نام مرکز کو بھجیں تاکہ ان کو ہٹایا جائے۔

امیر صاحب بیلجیئم نے عرض کیا کہ بعض سیکرٹریان دور رہتے ہیں اور شامل نہیں ہوتے۔ حضور انور نے فرمایا آپ تین تو ہیں۔ امیر صاحب، مربی سلسلہ اور جنرل سیکرٹری صاحب آپ میٹنگ کرلیا کریں۔ میٹنگ ضرور ہونی چاہئے اور پھر غیر حاضر ہوں ان کی باقاعدہ رپورٹ آنی چاہئے۔

امیر صاحب بیلجیئم نے عرض کیا کہ بعض دفعہ میٹنگ اس لئے نہیں ہوتی کہ کوئی ایجنڈا سامنے نہیں ہوتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کوئی ایجنڈا ہونا تو ضروری نہیں ہے۔ آپ میٹنگ میں سیکرٹریان سے ان کے کام کی رپورٹس حاصل کریں کہ دوران ماہ ہر سیکرٹری نے کیا کام کیا ہے۔ ہر سیکرٹری اپنی رپوٹ پیش کرے۔ سیکرٹری دعوت الی اللہ اپنے کام کے بارہ میں بتائے کہ یہ یہ کام ہوئے اتنے رابطے ہوئے۔ اتنے لوگوں کو (دعوت الی اللہ) کی گئی۔ سیکرٹری مال بجٹ کے بارہ میں بتائے اگر کمی ہے تو اس کو ڈسکس کیا جائے۔ اسی طرح سیکرٹری تحریک جدید، وقف جدید اپنے چندوں کے حصول کی رپورٹ دیں۔ امور خارجہ نے کیا کام کیا اس سے رپورٹ لیں۔ (مربی) اپنی رپوٹ دے کہ اس نے (دعوت الی اللہ)، تربیت کے بارہ میں کیا کام کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا میٹنگ میں ایجنڈا ہو یا نہ ہو سب سیکرٹریان سے رپورٹس لی جاتی ہیں۔ اس طرح کام کرنے کی روح پیدا ہوجائے گی۔

حضور انور نے فرمایا آپ لوگوں نے انقلاب پیدا کرنا ہے۔ جو جماعتیں کام کرنے والی ہیں وہ خود نئے راستے نکال رہی ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہر میٹنگ میں جو غیر حاضر ہوتے ہیں ان کی رپورٹ آنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا گزشتہ تین سالوں میں 36 میٹنگز بنتی ہیں۔ ان میں سے جو 18 میں آئے ہیں وہ محل نظر ہیں کہ ان کو آئندہ خدمت کا موقع دیا جائے یا نہ دیا جائے۔ سارا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ بھجیں۔

مربی سلسلہ بیلجیئم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ وہ بیلجیئم کی مقامی فلیمش زبان بھی سیکھیں نیز اپنے کام کی روزانہ کی ڈائری بھجوائیں۔

حضور انور نے فرمایا امیر جماعت اور مربی سلسلہ دونوں گاڑی کے اگلے پہیے ہیں اگر ان میں سے ایک میں بھی کوئی خرابی ہوئی تو پھر گاڑی نہیں چلے گی۔

صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ نے نئے سال کے آغاز پر سڑکوں، گلیوں وغیرہ میں وقار عمل کا کیا پروگرام بنایا ہے۔ صدر صاحب نے بتایا کہ ہماری 14 مجالس میں سے 9 مجالس کو حکومت کے متعلقہ شعبوں کی طرف سے وقار عمل کی اجازت مل چکی ہے۔

حضور انور نے فرمایا بیت کے لئے جو نئی جگہ آپ حاصل کررہے ہیں وہاں بھی وقار عمل کی کوشش کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجے رات اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ماخوذ

پھلوں کے فوائد

رنگ برنگے ذائقے دار پھل قدرت کی عطا کی ہوئی بڑی اہم نعمت ہیں۔ کھانا پکانے کا فن سیکھنے سے صدیوں پہلے سے انسان مختلف سبزیوں کی طرح پھل کھا کر اپنی صحت اور توانائی کا سامان کرتا آ رہا ہے، اس لئے اس سلسلے کا باقاعدگی سے جاری رکھنا بہت ضروری ہے۔ صحت بخش غذا کے ایک اہم حصے کے طور پر پھلوں کے کھانے سے انسان بہت سی تکلیف دہ پرانی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ پھلوں سے ہمیں وہ غذائیت بخش اجزا ملتے ہیں جو اچھی صحت اور مضبوط و توانا بدن کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔

☆ پھلوں، سبزیوں پر مشتمل اچھی غذا صحت بخش ہوتی ہے۔ ایسی غذا کے استعمال سے ہائی بلڈ پریشر، فالج اور قلب اور شریانوں کے امراض سے تحفظ حاصل ہوتا ہے۔

☆ صحت بخش غذا کے جُز کے طور پر پھلوں کے استعمال سے ذیابیطس قسم دوم کا خطرہ کم رہتا ہے۔

☆ متوازن صحت بخش غذا میں پھلوں کو شامل رکھنے سے بعض قسم کے سرطان سے تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ ان میں خاص طور پر منہ، معدے بڑی آنت اور مقعد کا سرطان قابل ذکر ہے۔

☆ ریشے والی غذائیں جن میں پھل اور سبزیاں بھی شامل ہیں، قلب اور شریانوں کے امراض سے محفوظ رکھتی ہیں۔

☆ جن غذاؤں میں پوٹاشیئم زیادہ ہوتا ہے، ان کا استعمال گردوں کے لئے بہت مفید ہوتا ہے، خاص طور پر ان میں پتھری بننے کا خطرہ نہیں رہتا۔ اس کے علاوہ ہڈیوں کے گھلنے اور کمزور ہونے کی رفتار بھی بہت سست رہتی ہے۔

☆ پھلوں میں چونکہ حرارے کم ہوتے ہیں، ان کے استعمال سے موٹاپے کا خطرہ بھی کم رہتا ہے، اس طرح صحت اچھی اور جسم امراض سے محفوظ رہتا ہے۔

(ہمدرد، دسمبر 2008ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری نسیم احمد سیفی صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کے چچا مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ابن مکرم چوہدری سردار احمد صاحب آف رچنا ٹاؤن لاہور مورخہ 13 دسمبر 2009ء کو چند روز بیمار رہ کر 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز مکرم عبدالوحید صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور ہانڈو گجر احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ریاض احمد صاحب بھٹی نے دعا کروائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت، خلفاء کرام اور احباب جماعت کے ساتھ اطاعت، محبت، وفا اور احترام کا مثالی تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ چھ بیٹے مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب نور پور فیصل آباد، مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب نور پور فیصل آباد، مکرم چوہدری طارق احمد صاحب رچنا ٹاؤن لاہور، مکرم عمران احمد صاحب رچنا ٹاؤن لاہور، مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب رچنا ٹاؤن لاہور، مکرم چوہدری رضوان احمد صاحب رچنا ٹاؤن لاہور اور چار بیٹیوں کا مخلص احمدی خاندان چھوڑا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر کی توفیق پانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

ہومیو ڈاکٹر مکرمہ صادقہ جبین صاحبہ جوہر ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے خاوند مکرم نثار احمد صاحب ولد مکرم ڈاکٹر کیپٹن مختار احمد صاحب مرحوم مورخہ 4 دسمبر 2009ء کو وفات پا گئے ہیں۔ ان کی عمر 67 سال تھی مرحوم عرصہ 8 سال سے فالج کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ لیکن انتہائی صبر سے یہ وقت گزارا۔ نہایت شریف النفس اور بے ضرر انسان تھے۔ کبھی کسی سے گلہ شکوہ نہیں کیا اور کبھی بھی کسی کو کوئی تکلیف نہیں دی اور نہ ہی اپنی تکلیف کا اظہار کیا۔ آپ کے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم فیصل احمد خان صاحب سول انجینئر لاہور، مکرم فاران احمد خان صاحب کمپیوٹر انجینئر آئرلینڈ اور ایک بیٹی مکرمہ سمیرا فاروق صاحبہ (ویلنشیا) ہے۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

محترم ملک محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ آف گوجرانوالہ حال ٹورانٹو کینیڈا لکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خاکسار کے بیٹے عزیزم طاہر احمد ملک صاحب سلمہ کے نکاح کا اعلان عزیزہ لبیبہ طاہر صاحبہ سلمہا بنت مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ جرمنی کے ساتھ مورخہ 14 دسمبر 2009ء کو بعد نماز عشاء بیت السبوح فرینکفرٹ میں مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر فرمایا اور رشتہ کے مبارک ہونے کی دعا کروائی۔ ازاں بعد محترم مربی صاحب نے اس سلسلہ میں تقریب رخصتی کا اہتمام فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خوبصورت تقریب میں بھی شرکت فرمائی۔ مردانہ اور زنانہ حصوں میں تشریف لے جا کر حضور انور نے الگ الگ دونوں حصوں میں دعا کرائی۔ دعوت ولیمہ کا اہتمام مورخہ 20 دسمبر 2009ء کو اپیل ہوٹل ٹوئنک ٹاور دبئی میں کیا گیا جس میں پاکستان سے آنے والے افراد خاندان بھی شامل ہوئے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور خلافت سے وابستہ رہنے والی نیک خادم دین اور متقی نسلیں پروان چڑھیں۔ آمین

نکاح و رخصتانہ

مکرمہ بشریٰ رانا صاحبہ باب الابواب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم عطاء المنان صاحب لندن کا نکاح مورخہ 23 مارچ 2009ء کو عزیزہ انجم مظہر صاحبہ بنت مکرم محمد مظہر صاحب نعمت کالونی فیصل آباد سے مبلغ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر مکرم سعادت منیر صاحب مربی سلسلہ نے بیت الفضل فیصل آباد میں پڑھایا۔ دلہا مکرم رانا مبارک احمد صاحب ایرانواں مرحوم کا نواسہ اور حضرت منشی چوہدری امیر محمد خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ مورخہ 25 مارچ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر لحاظ سے مبارک کرے دونوں جماعت کے لئے مبارک وجود ہوں خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے والی نیک خادم دین اور متقی نسلیں پروان چڑھیں۔

ولادت

مکرم چوہدری ارشاد احمد ورک صاحب ایڈووکیٹ گلشن راوی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم استفاد مہدی ورک صاحب و بہو مکرمہ حنا ورک صاحبہ لندن یوکے کو دوسرا بیٹا مورخہ 19 ستمبر 2009ء کو عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام حارث محمود ورک عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد خاں ورک صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ بیداد پور ورکاں ضلع شیخوپورہ اور مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ذیلدار دولم ضلع سیالکوٹ کی نسل سے ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور خوشحال زندگی عطا فرماوے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم مرزا وسیم احمد صاحب مصطفیٰ ٹاؤن لاہور ابن مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ لاہور شہر و ضلع کو 13/ اکتوبر 2009ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام مرزا سعد احمد تجویز ہوا ہے مکرم مرزا وسیم احمد صاحب مکرم مرزا ناصر علی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ فیروز پور کی نسل سے اور ملک عبدالرب صاحب انجینئر آف راولپنڈی کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی اور فعال زندگی سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم نعیم احمد ناصر صاحب معلم سلسلہ شوکت آباد کالونی ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو محض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دو واقفات نو بچیوں کے بعد مورخہ 7/ اکتوبر 2009ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ ازراہ شفقت پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام ارسلان احمد ثانی عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم نصیر احمد ناصر صاحب کارکن دارالضیافت کا پوتا اور مکرم شمس الدین انجم صاحب مرحوم سمن آباد فیصل آباد کا نواسہ ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی بخشے، نیک، خادم دین، والدین اور جماعت کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع گوجرانوالہ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

عراقی حکمران۔ صدام حسین

(1937ء تا 2006ء)

صدام حسین عراقی شہر تکریت کے قریب آوجا کے رہنے والے تھے، بعد میں اپنے چچا کے ہاں بغداد میں آئے جہاں عرب نیشنل ازم کی حامی بعث پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔

انہوں نے بڑی تیزی سے اس تنظیم کی سیڑھیاں طے کیں۔ صدام حسین بعث پارٹی کے اس گروپ میں شامل تھے جس نے 1959ء میں قاسم کے خلاف ایک ناکام بغاوت کی تھی اس کے بعد وہ شام اور مصر فرار ہو گئے، اس کے بعد 1963ء کے انقلاب میں سرگرمی میں حصہ لیا اور عراق واپس آ گئے۔ یہاں انہیں عبدالسلام عارف کے دور میں بغاوت کے جرم میں جیل بھی جانا پڑا۔ جہاں سے بعد میں وہ نکل گئے۔ 17 جولائی 1968ء کے واقعے میں کردار ادا کرنے والے وہ اہم پارٹی رہنما تھے، یہاں تک کہ 30 جولائی تک انہوں نے تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے۔ سیاسی مخالفین کو انتقام کا نشانہ بنایا اور تیل کی بے بہا آمدنی کو حکومتی ڈھانچے کی مضبوطی پر صرف کیا۔ 16 جولائی 1979ء کو انہوں نے نائب کی بجائے صدارت کا عہدہ بھی سنبھال لیا۔ صدام حسین نے اسرائیل، ایران اور کویت سے جنگیں لڑیں اور خطے میں اپنی فوجی قوت کا احساس دلایا جسے کچلنے کے لئے امریکی قیادت میں اتحادی افواج عراق پر حملہ آور ہوئیں۔ اور بالآخر مارچ 2003ء میں امریکی اور برطانوی افواج نے حملہ کر دیا اور اپریل میں صدام کے اقتدار کا خاتمہ کر دیا گیا۔ وہ روپوش ہو گئے مگر ان کو تلاش کر کے ان پر مقدمہ چلایا گیا اور 30 دسمبر 2006ء کو انہیں پھانسی دے دی گئی۔

سالانہ نمبر روزنامہ الفضل

مورخہ 31 دسمبر 2009ء کو روزنامہ الفضل کا سالانہ نمبر شائع ہو رہا ہے۔ جو 100 سے زائد صفحات پر مشتمل ہے اس کا موضوع نماز ہے۔ خاص نمبر میں نماز سے متعلق قیمتی مضامین، واقعات اور نظموں کے علاوہ دلکش تصاویر بھی شامل ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی تصویر اپنے دستخطوں کے ساتھ قارئین الفضل کے لئے ارسال فرمائی ہے۔ مورخہ یکم جنوری 2010ء کو اخبار الفضل کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(ادارہ)

خبریں

یوم عاشور ملک بھر میں عقیدت و احترام سے منایا گیا

ملک بھر میں یوم عاشور عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ کراچی کے علاوہ دیگر کسی مقام سے کسی قسم کے افسوسناک واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔ پاکستان کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں پولیس اور سیکیورٹی فورسز کے اہلکاروں کے ذریعے سیکیورٹی کے مکمل انتظامات کئے گئے تھے۔ عزاداروں نے تمام شہروں میں مقررہ راستوں پر سے گزرتے ہوئے پرامن جلوس نکالے۔

ایم اے جناح روڈ کراچی میں خودکش بم دھماکہ 40 افراد جاں بحق 100 سے زائد زخمی

10 محرم الحرام یوم عاشور کے روز ایم اے جناح روڈ کراچی میں خودکش بم دھماکے میں 40 افراد جاں بحق جبکہ 100 سے زائد زخمی ہوگئے۔ دھماکہ سہ پہر ساڑھے چار بجے کے قریب عین اس وقت ہوا جب ذوالجناح کا مرکزی جلوس ایم اے جناح روڈ سے گزر رہا تھا۔ اس المناک سانحہ پر مزید ستم یہ ہوا کہ بعض مشتعل افراد نے دکانوں، عمارتوں، گاڑیوں اور تین بینکوں کو نذر آتش کر دیا جس سے جانی نقصان کے ساتھ ساتھ اربوں روپے کا مالی نقصان بھی ہوا، صدر، وزیراعظم اور دیگر سیاسی رہنماؤں نے اس جانی و مالی اس بڑے نقصان پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے شدید الفاظ میں اس المناک سانحہ کی مذمت کی ہے۔ وزیراعلیٰ سندھ نے جاں بحق ہونے والوں کے ورثاء میں 5,5 لاکھ روپے تقسیم کرنے کا اعلان بھی کیا ہے۔

پنجاب اور سرحد میں دھند کا سلسلہ جاری

پنجاب اور سرحد کے اکثر علاقوں میں تیز دھند کا سلسلہ جاری ہے۔ دھند سے اب تک حادثات کی صورت میں کئی اموات ہو چکی ہیں۔ موٹروے پر شدید دھند کے باعث لاہور، شیخوپورہ سیکشن کو بند کر دیا گیا ہے۔ دھند کا یہ سلسلہ ابھی چند روز تک مزید جاری رہ سکتا ہے۔

10 بدترین انسانی بحرانوں کا شکار ملکوں میں پاکستان بھی شامل

بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیم میڈیسن سانز فرنٹیئر (ایم ایس ایف) کے مطابق 2009ء کے دس بدترین انسانی بحرانوں میں پاکستان سمیت سری لنکا، سوڈان، یمن، افغانستان اور کانگو شامل ہیں۔ ایم ایس ایف کے مطابق 2009ء میں پاکستان، سری لنکا اور سوڈان میں زندگیاں بچانے کیلئے دی جانے والی امداد متعلقہ افراد تک نہیں پہنچنے دی گئی۔ اس کے علاوہ یمن، افغانستان، پاکستان کانگو اور صومالیہ میں شہریوں کا تحفظ اور غیر جانبدار امدادی کام میں مزید کمی آئی۔

حضرت مولوی قمرالدین صاحب

قرض کے متعلق ضروری ہدایات

قرآن کریم میں جہاں سود کی حرمت بیان کی گئی ہے کہ اس میں بنی نوع کی ہمدردی کا کوئی شائبہ نہیں پایا جاتا اور اس سے روکا ہے بلکہ اللہ سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ کی وعید سنائی ہے۔ وہاں ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے قرض لینے دینے کو جائز قرار دیا ہے تحریر کر لینے کی ہدایت فرمائی ہے تاکہ بدمعاملگی کی صورت پیدا نہ ہو۔

ظاہر ہے کہ جب دو فریق باہمی رضامندی سے تحریر کر لیں گے اور فاستشھدوا کی ہدایت کے ماتحت گواہی درج ہو گئی تو کسی فریق کو بددیانتی اور بدمعاملگی کی جرات نہ ہوگی۔ بددیانتی اور بدمعاملگی کے جس قدر مظاہرات ہمیں دنیا میں نظر آتے ہیں۔ ان میں بالعموم یہی رقم ہوتا ہے کہ دینی حکم کی پابندی نہیں کی جاتی۔ اگر تحریر ہو تو یہ خرابی پیدا نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے قرض لیا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت مولوی صاحب نے اپنا آدمی بھیجا کہ روپیہ لے آئے۔ اس نے جا کر حضرت مولوی صاحب کا پیغام دیا۔ چونکہ تحریر وغیرہ کروائی نہ گئی تھی اس شخص کو بددیانتی کرنے کا موقع مل گیا اور اس نے رقم کا صاف انکار کر دیا۔ حضرت مولوی صاحب کو اس شخص کی بدمعاملگی کی اطلاع دی گئی اور کسی نے حضرت مسیح موعود کے حضور بھی عرض کیا کہ اس طرح مولوی صاحب کا نقصان ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ساری بات سن کر فرمایا کہ آپ لوگوں کو مولوی صاحب کے روپیہ کا افسوس اور فکر ہے اور ہمیں ایمان کا۔ کیوں مولوی صاحب نے خدا کے حکم کے ماتحت اس شخص سے تحریر نہ کروائی اگر تحریر کروائی ہوتی تو اس شخص کو بددیانتی کا موقع نہ ملتا اور مولوی صاحب کا روپیہ نہ مارا جاتا۔

حقیقت یہ ہے کہ امن کی صورت شریعت کی پابندی میں ہے۔ مگر اس زمانہ میں مومن کہلانے والوں نے جہاں اور دینی باتوں کو ترک کر رکھا ہے۔ وہاں فاکتبوہ کی ہدایت کو بھی نظر انداز کر دیا ہے۔ اب یہ نہیں ہے کہ روپیہ دینے والے موجود نہیں۔ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لوگ ہیں جن کے پاس روپیہ ہے۔

مگر ان کو کوئی نیک معاملہ کرنے والا اور دیانتدار نہیں ملتا۔ ان کو خیال ہے کہ اگر روپیہ دیا گیا تو پھر واپس نہیں آئے گا تو دین حق نے قرض کی صورت کو جائز قرار دیا تھا اور یہ ایک عمدہ ذریعہ محبت اور ہمدردی کا تھا۔ مگر لوگوں کی بدمعاملگی کی وجہ سے اب اسے محبت اور دوستی کے کاٹنے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے اور مشہور ہے کہ قرض محبت کی قینچی ہے۔ آنحضرت ﷺ کا طریق تھا کہ جب کسی سے قرض لیتے اور واپس فرماتے تو کچھ رقم زائد دے دیتے اور قرض ادا نہ کرنے والے کا جنازہ نہ پڑھتے۔ مگر اب یہ صورت ہے کہ زائد دینا تو درکنار اصل رقم بھی واپس نہیں ملتی۔ بے چارہ قرض دینے والا بار بار جا کر شرمندہ ہوتا ہے مگر دینے والے کو شرم نہیں آتی۔

بعض لوگ جب لین دین کرتے ہیں اور اس وقت ان کے باہمی تعلقات مضبوط اور استوار ہوتے ہیں تو نہ روپیہ دینے والا تحریر کرانا چاہتا ہے اور نہ لینے والا اور یہ امر تعلقات میں رخنہ اندازی کا موجب سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ جس خدا نے تحریر کا قانون بنایا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حالات سے خوب واقف ہے۔ آج اگر تعلقات اچھے ہیں تو کل خراب بھی ہو سکتے ہیں اور تحریر نہ کرانا ہی تعلقات کے خراب ہونے کی وجہ بن سکتی ہے۔ پس بہتر طریق یہ ہے کہ دینی حکم کی پابندی کی جائے تاکہ کسی فریق کو شیطان شرارت پر آمادہ نہ کرے۔

بعض لوگ تعلقات کی استواری یا عدم استواری کا خیال نہیں کرتے۔ بلکہ محض اس خیال سے کہ چھوٹا سا معاملہ ہے اس کے متعلق کیا تحریر کرانا ہے۔ مگر دین کا حکم یہ ہے کہ لین دین کے معاملہ میں تحریر کرنا تمہیں دوبھر نہ ہو اور تمہیں ملال میں ڈالے۔ تمہیں چاہئے کہ چھوٹا معاملہ ہو یا بڑا ابہرحال وقت مقررہ تک تحریر کر لینا ضروری ہے۔ بعض اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک حقیر رقم سے جھگڑا بڑھا اور خاندانوں میں تفریق اور بربادی کا باعث ہو گیا۔

احمدی احباب کا فرض ہے کہ وہ قرض کے معاملہ میں بھی دینی طریق کا احیاء کریں اور بدمعاملگی کو دور کرتے ہوئے دیانتداری کے پہلو کو نمایاں کریں اور حقوق العباد کی نگہداشت ہو۔ اس طرح بھی بہت سی دنیا کو ہدایت مل سکتی ہے۔ (الفضل 3/ اگست 1944ء)

(مرسلہ: نظارت صنعت و تجارت)

بجلی بند رہے گی

تمام صارفین ڈاور فیڈر کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 31 دسمبر 2009ء کو صبح 10 بجے سے لے کر شام 4 بجے تک بجلی شاہ برہان فیڈر چنیوٹ کے کھمبے لگانے کی وجہ سے بند رہے گی۔ جن سے درج ذیل محلّہ جات متاثر ہوں گے۔ مسلم کالونی، دارالنصر، دارالعلوم، دارالبرکات، چھنی، کوٹ وساوا، طاہر آباد، نصیر آباد، رحمٰن کالونی، نصرت آباد، ڈاور

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو ربوہ)

طاہر ہومیوپیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضٰی احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 042-5221477

ربوہ میں طلوع و غروب 30۔ دسمبر	
طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	5:15

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

ٹیوشن: انگلش
تخصیص 1 TENSES
2 خوشخطی 3 ٹرانسلیشن 4 کمپوزیشن
5 ڈائریکٹ ان ڈائریکٹ 6 سپوکن/ رِٹن انگلش
0334-6372030

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
Rabwah SINCE 1952
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

خوشخبری
PIA اور قطر ائیرلائنز کے کرایہ جات میں
خصوصی رعایت
لندن، فرینکفرٹ، نیویارک، ٹورانٹو کے مسافر حضرات اس خصوصی پیکج سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں
Sabina Travel Consultant
Yadgar Road, Rabwah
047-6211211-6213716
0334-6389399
Head Office:
Blue Area
Islamabad
Mob:03335117695
PH:0092-51-2829706,2829702

FD-10